بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۷۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم انوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۴ صفر ۱۳۹۱ھ ۱۱ شہادت ۱۳۵۰ ہش ۱۱ اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"ہڈی بالکل پختہ ہو چکی ہے۔ کل طبیعت اچھی رہی الحمدللہ"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۹ شہادت۔ آج صبح راولپنڈی سے مکرم کرنل محمود الحسن صاحب حضور ایدہ اللہ کو دیکھنے آئے۔ حضور کا ایکسرے لیا گیا۔ ایکسرے سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہڈی بالکل پختہ ہو چکی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ حضور ایدہ اللہ کی طبیعت آج اچھی رہی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بہت سوز اور درد والحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بھی نسبتاً بہتر ہے۔ احباب جماعت ان ہر دو بزرگ اور نہایت بابرکت وجودوں کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۹ شہادت۔ محترمہ قیصرہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب عرصہ دو ماہ سے بعارضہ پتہ بیمار تھیں ساتھ ہی یرقان بھی ہو گیا تھا۔ قریباً ایک ماہ سے بغرض علاج راولپنڈی میں مقیم ہیں۔ یرقان کی وجہ سے اب تک آپریشن ملتوی رہا۔ اب خیال ہے پتہ کا آپریشن ۱۰ یا ۱۲ ماہ حال کو ہوگا۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامیاب آپریشن کے بعد صحت کاملہ و عاجلہ فرمائے آمین۔

مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان مورخہ ۱۱ بروز اتوار بذریعہ چناب ایکسپریس اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے ممالک بیرون روانہ ہو رہے ہیں احباب اس روز سوا نو بجے صبح سٹیشن پر پہنچ کر آپ کو اپنی دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر)

مورخہ ۱۱ اپریل بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح زعماء انصار اللہ ضلع لاہور کا اجلاس مسجد دارالذکر لاہور میں منعقد ہوگا۔ مرکز کی طرف سے قائم مقام صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب شرکت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام انسان کو حقیقی معرفت عطا کرتا ہے اور اسے ایک نئی بہشتی زندگی دیتا ہے

مگر یہ نعمت بجز مجاہدہ۔ توبہ اور تبتل تام کے نہیں مل سکتی

"اسلام اور دوسرے مذاہب میں جو امتیاز ہے وہ یہی ہے کہ اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے اور پھر اُسے ایک نئی زندگی عطا کی جاتی ہے جو بہشتی زندگی ہوتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر قرآن شریف سے اعراض صوری یا معنوی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں اور اس کے غیروں میں فرقان رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اس کی قدرتوں کے عجائبات وہ مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کی معرفت بڑھتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کو وہ حواس اور قویٰ دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان چیزوں اور اسرار قدرت کو مشاہدہ کرتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھتے وہ ان باتوں کو سنتا ہے کہ اوروں کو اس کی خبر نہیں اسی لئے فرمایا من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس جہان کیلئے انسان اسی عالم سے حواس لے جاتا ہے۔ اسی جگہ سے وہ بصارت لے آتا ہے جو وہاں کی اشیاء اور عجائبات کو دیکھے اور یہاں ہی سے وہ شنوائی لے جاتا ہے جو سنے۔ گویا جو اس جہان میں وہاں کی باتیں دیکھتا اور سنتا نہیں وہ وہاں بھی نہیں دیکھ سکے گا۔

یہ تھا مابہ الامتیاز اسلام اور دوسرے مذاہب کے درمیان خدا تعالیٰ نے اسی فرقان کو دے کر مجھے بھیجا ہے۔ اب سوال ہوتا ہے کہ جبکہ یہ مابہ الامتیاز ہے تو کیوں ہر شخص نہیں دیکھ لیتا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سنت اللہ اسی طرح پر واقع ہوئی ہے۔ کہ یہ بات بجز مجاہدہ، توبہ اور تبتل تام کے نہیں ملتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا یعنی جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کریں گے انہی کو یہ راہ ملے گی۔ پس جو لوگ خدا تعالیٰ کے وصایا اور احکام پر عمل نہ کریں بلکہ ان سے اعراض کریں اُن پر یہ دروازہ کس طرح کھل جائے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی شخص کہے کہ یہاں ایک خزانہ مدفون ہے اور دس بارہ دن کی محنت کے بعد نکل سکتا ہے اور کوئی شخص محنت تو کرے نہیں اور یہ کہے کہ خزانہ مل جاوے۔ کیونکر ملے گا؟ اسی طرح پر یہ خزانہ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں رکھا ہے لیکن اس خزانہ کی کلید احکام اور ہدایتوں پر عمل ہے۔ اس کی وصیت اور ہدایت پر عمل کرنا اور محض خدا کے لئے نفس کو روک رکھنا یہ کنجی ہے اور اسلام ہی میں یہ ملتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۴۳)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ شہادت ۱۳۵۵ہش

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زندگی کے دو پہلو ہیں ایک جسمانی اور ایک روحانی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۔

تحقیق ہم نے انسان کو بہترین صورت حال میں پیدا کیا ہے۔ پھر اس پستی کی طرف پھسلنے کے رجحانات بھی رکھے ہیں۔ مگر جو لوگ ایمان لاتے اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں ان کے لئے غیر محدود انعامات ہیں۔ اس آیۂ کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی زندگی ایک طرف تو اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج پر ترقی کر سکتی ہے اور دوسری طرف پست سے پست ترین گڑھے میں گر سکتی ہے۔ انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ دونوں راہوں میں سے جس کو چاہے چن لے۔ اگر وہ نفس امارہ کی پیروی کر کے پستی کی طرف رجوع ہو گا تو وہ تباہ ہو جائے گا یعنی اسفل سافلین کو جا پہنچیگا البتہ اگر وہ سنبھل جائے گا۔ یعنی ایمان لے آئیگا اور نیک اعمال اختیار کرے گا تو وہ لا انتہا ترقیات حاصل کرے گا۔

جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا چاہیئے اس کے معنی یہ ہیں کہ ہمیں نفس امارہ کی پیروی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نفس امارہ برائی کی طرف لے جاتا ہے بلکہ وہ راستہ اختیار کرنا چاہیئے جو ہمیں پستی سے رفعت کی طرف لے جاتا ہے۔ یعنی دین کا راستہ۔ دین کو دنیا پر ترجیح دینے کے یہی معنی ہیں۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہمیں اپنی مادی زندگی کے مطالبات ہی پورے نہیں کرنے چاہئیں اور صرف عبادات ہی میں ہر وقت مصروف رہنا چاہیئے اسلام ترک دنیا کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ وہ دنیا کے کاموں کو اس طرح کرنے کی تلقین کرتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق زندگی گزاریں۔

ہم نے اوپر کہا ہے عام طور پر انسان محض دنیا یعنی مادی زندگی کی ضروریات پوری کرنے میں منہمک ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی شناخت اور اس کی معرفت حاصل کرنے میں جو وقت صرف ہوتا ہے۔ اسکو ضیاع سمجھتا ہے حالانکہ بغیر اللہ تعالیٰ کی شناخت کے ہم مادی زندگی بھی احسن طریق نہیں گزار سکتے یعنی ایسے طریق سے نہیں گزار سکتے جو زندگی کے تمام تقاضوں کو متوازن رکھ کر گذارے جا سکیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم ایک طرف تو دنیا میں ایسے منہمک ہو جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی کو بھول جاتے ہیں اور اس کے بتائے ہوئے لائحہ عمل کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور اسی طرح شیطانی چکروں میں پڑ کر دوزخ کا ایندھن بن جاتے ہیں اور دوسری طرف دنیا کو بالکل ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے قویٰ کو بیکار کر کے رکھ دیتے ہیں اور اس طرح زندگی کے دینی پہلو کو نظر انداز کر کے ضلالت کے گڑھے میں جا گرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات اس طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے مگر دین کا خادم سمجھ کر۔

اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ حَسَنَةَ الدُّنْیَا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آجاتا ہے کہ مومن کو دنیا کے حصول میں حَسَنَاتِ الْاٰخِرَةِ کا خیال رکھنا چاہیئے اور ساتھ ہی حسنة الدنیا کے لفظ میں ان تمام بہترین ذرائع حصول دنیا کا ذکر آگیا ہے جو ایک مومن مسلمان کو حصول دنیا کے لئے اختیار کرنی چاہیئے دنیا کو ہر ایسے طریق سے حاصل کرو جس کے اختیار کرنے سے بھلائی اور خوبی ہی ہو۔ نہ وہ طریق جو کسی دوسرے بنی نوع انسان کی تکلیف رسانی کا موجب ہو۔ نہ ہم جنسوں میں کسی عار و شرم کا باعث ایسی دنیا بے شک حسنة الآخرت کا موجب ہوگی۔

پس یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے یہ نہیں ہوتا کہ وہ بیدست و پا ہو جاتا ہے، نہیں ہرگز نہیں بلکہ دین اور الٰہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا حدیث میں عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں کل مر جاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمر نے کہا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے۔ اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ سست نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ حصول دنیا سے منع نہیں کرتا بلکہ حسنة الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے۔

(ملفوظات جلد ۲ ص۹۱ و ص۹۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

50

قسط نمبر ۳

وعظ و نصیحت کو مؤثر کیسے بنایا جائے

(مرتبہ سلطان احمد پیر کوٹی)

۵۔ کلام مختصر اور مدلل ہو اور مقصد کو پورا کرنے والی ہو تو وہ اثر انداز ہوتی ہے۔

خَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ بہتر کلام وہ ہوتی ہے جو مختصر بھی ہو اور مقصد پر پوری طرح دلالت کرنے والی ہو جب بات کرنے والا زیادہ تفصیل میں جاتا ہے تو بعض اوقات وہ اپنے مقصد سے دور چلا جاتا ہے اور اگر مخاطب کسی حصہ گفتگو سے اثر لیتا ہے تو لمبی اور بے تعلق باتیں اس اثر کو زائل کر دیتی ہیں۔ یہ دَور سائنسی دور ہے۔ انسان کی مصروفیت بڑھ گئی ہے اس لئے وہ زیادہ لمبی تقریریں سُننا پسند نہیں کرتا اور سمجھتا ہے کہ اگر میں لمبا عرصہ یا زیادہ دیر تک یہاں بیٹھوں گا اور تقریر سنوں گا تو میرے کاروبار میں نقصان ہوگا جب بات لمبی ہو جاتی ہے تو بسا اوقات سامع کی توجہ تقریر اور وعظ سے ہٹ کر اپنے کاروبار کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بات مختصر ہو اور مدلل ہو تا وہ مخاطب کو متاثر کرے بعض دفعہ دیکھا جاتا ہے کہ تقریر کرنے والا ابھی تمہید ہی بیان کر رہا ہوتا ہے اور مخاطب اُکتا جاتا ہے جب مقصد کے بیان کرنے کا وقت آتا ہے تو مخاطب کی توجہ تقریر سے ہٹ چکی ہوتی ہے اس لئے بڑی فصیح و بلیغ اور مدلل مگر لمبی تقریریں مخاطب پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔ حضرت حسن بن علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز کلام کچھ اس طرح کا تھا۔

لَا یَتَکَلَّمُ فِیْ غَیْرِ حَاجَۃٍ
یَفْتَتِحُ الْکَلَامَ وَیَخْتِمُہٗ
بِاَشْدَاقِہٖ وَیَتَکَلَّمُ
بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ کَلَامُہٗ فَصْلٌ
لَا فُضُوْلَ وَلَا تَقْصِیْرَ
لَیْسَ بِالْجَافِیْ وَلَا الْمُھِیْنِ
(شمائل ترمذی)

آپ بلا ضرورت بات نہ کرتے۔ جب بات کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے۔ آپ کی گفتگو مختصر لیکن فصیح و بلیغ پُرحکمت اور جامع مضامین پر مشتمل اور زائد باتوں سے خالی ہوتی لیکن اس میں کمی یا ابہام نہ ہوتا۔ بات کرتے وقت آپ نہ کسی کی تحقیر کرتے نہ توہین و تنقیص۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نصیحت کرتے وقت وقت اور موقع کی رعایت فرمایا کرتے تھے بخاری کتاب العلم میں آپ سے یہ روایت مروی ہے کہ

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا
بِالْمَوْعِظَۃِ فِی الْاَیَّامِ
کَرَاھَۃَ السَّاٰمَۃِ عَلَیْنَا

یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نصیحت کرنے وقت، وقت اور موقع کی رعایت فرماتے اور لمبی بات نہ کرتے کیونکہ آپ ہمارے اُکتا جانے کو بُرا مناتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"چاہیئے کلام تو سوچ کر اور مختصر کلام کی بات کرے۔ بہت بحث کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا پس چھوٹا سا چٹکلہ کسی وقت چھوڑ دیا جو سیدھا کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر سہی۔"

(بدر ۱۳ رفروری ۱۹۰۸ء)

۶۔ مخاطب کے اعزاز کا پورا خیال رکھنا۔

کلام کرتے وقت مخاطب کے اعزاز کا خاص طور پر خیال رکھنا کلام کے پُر تاثیر ہونے کے لئے نہایت ضروری ہے اگر آپ کی کلام کی طرز ایسی ہے کہ اس سے مخاطب اپنی تحقیر محسوس کرے تو وہ کبھی آپ کی کلام سے اچھا اثر نہیں لیگا۔ قرآن کریم کہتا ہے تمام بنی نوع انسان انسان ہونے کے لحاظ سے برابر اور یکساں ہیں۔ قومیں اور نسلیں صرف امتیاز اور پہچان کے لئے ہیں۔ جو شخص اسے تفاخر اور تکبر کا ذریعہ بناتا ہے وہ اسلام کے خلاف عمل کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا
مِّنْھُمْ (الحجرات آیت ۱۲)

اے مومنو! تم میں سے کوئی گروہ اور قبیلہ دوسرے گروہ اور قبیلہ کو حقیر جان کر اس سے ہنسی اور ٹھٹھا نہ کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ کے لحاظ سے کہ جو قرآنی لحاظ سے عزت کا اصل معیار ہے۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک ان سے زیادہ معزز ہو۔ پھر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرز گفتگو کچھ اس قسم کی ہوتی تھی کہ مخاطب اسے سن کر اپنے آپ کو حقیر محسوس نہیں کرتا تھا اس کے اندر احساس کمتری نہیں پیدا ہوتا تھا (شمائل ترمذی) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں نہیں چاہتا کہ میری جماعت والے ایک دوسرے کو چھوٹا یا بڑا سمجھیں یا ایک دوسرے پر غرور کریں یا نظرِ استخفاف سے دیکھیں۔ خدا جانتا ہے کہ بڑا کون ہے یا چھوٹا کون ہے یہ ایک قسم کی تحقیر ہے جس کے اندر حقارت ہے۔ ڈر ہے کہ یہ حقارت بیج کی طرح بڑھے اور اس کی ہلاکت کا باعث ہو جاوے۔ بعض آدمی بڑوں کو مل کر بڑے ادب سے پیش آتے ہیں لیکن بڑا وہ ہے جو مسکین کی بات کو مسکینی سے سنے۔ اس کی دلجوئی کرے اس کی بات کی عزت کرے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔" (کشتی نوح)

غرض اگر کلام کرتے وقت مخاطب کا اعزاز مدنظر رکھا جائے کوئی ایسی بات نہ کی جائے کہ جس سے مخاطب یہ سمجھے کہ متکلم ہم پر اپنی بڑائی جتلا رہا ہے اور ہمیں حقیر جان رہا ہے تو یہ بات اثر پذیری میں بہت مفید ہو گی۔ اگر مخاطب یہ سمجھے کہ متکلم جو کچھ کہہ رہا ہے ہمارے فائدہ کی خاطر کہہ رہا ہے ہماری تحقیر و تذلیل کی غرض سے وہ یہ بات نہیں کہہ رہا تو وہ اس کی طرف کان دھرے گا اور اس سے اثر لیگا۔

۷۔ چڑانے والی بات نہ کی جائے۔

اگر متکلم کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جس سے مخاطب چڑ جائے تو اس کا اثر نہیں ہوتا۔ چڑ والی بات سے مخاطب کے اندر بیزاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو اثر پذیری میں روک ہے۔ اگر متکلم اس بات کا لحاظ نہیں رکھتا تو وہ اپنے مقصد کے حصول میں ناکام ہوتا ہے۔ اس بات کا علم حاصل کرنے کیلئے کہ کس بات سے کوئی شخص چڑتا ہے اس کے حالات اور عادات کا علم ہونا ضروری ہے اگر متکلم کو علم ہو کہ فلاں بات کو میرا مخاطب بُرا مناتا ہے اور اس سے چڑتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ بات نہ کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ متکلم کے لئے ضروری ہے کہ

"کوئی چڑ والی بات منہ پر نہ لائے کہ جس سے دکھ پہنچے۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

۸۔ اثر ظاہر نہ ہونے پر اُکتانا نہیں چاہیئے

ایک ناصح اور واعظ کو اپنی کوشش میں ناکامی دیکھ کر اُکتانا نہیں جانا چاہیئے بلکہ حالات اور موقع کا لحاظ رکھتے ہوئے اس عمل کو دہراتے رہنا چاہیئے۔ تکرار بھی کلام میں اثر پیدا کرنے کا بڑا ذریعہ ہے بعض دفعہ انسان ایک بات سُنتا ہے تو اس کی طرف توجہ نہیں کرتا یا اگر توجہ کرتا ہے تو جلد بھول جاتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ مختلف مواقع پر یا پہلی بار ہی بات کو چند بار دہرا دے تا وہ بات ذہن نشین ہو جائے۔ بار بار دہرانے کی وجہ سے بات ذہن میں محفوظ ہو جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ

اَنَّہٗ اِذَا تَکَلَّمَ اَعَادَھَا
ثَلَاثًا حَتّٰی تُفْھَمَ۔
(بخاری)

آپ جب کوئی بات کرتے تو اسے تین بار دہرایا کرتے تا مخاطب اسے خوب اچھی طرح سمجھ لے۔ بات اس کے ذہن نشین ہو جائے اور وہ نسیان کا شکار نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"انسانی فطرت میں ہے کہ جب تک بار بار ایک بات کو دہرائے نہیں وہ یاد نہیں ہوتی۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ اور سبحان ربی العظیم بار بار کیوں کہلوایا۔ ایک بار ہی کافی تھا نہیں۔ اس میں سِرّ ہے کہ کثرت تکرار اپنا ایک اثر ڈالتی ہے اور غافل سے غافل قوتوں میں بھی ایک بیداری پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ
تُفْلِحُوْنَ
(الجمعہ آیت ۱۱)

یعنی اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ۔"

(الحکم ۱۷ر نومبر ۱۹۰۵ء)

اگر مخاطب سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو

جو غصہ دلانے والی ہے۔ تو ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے درگذر سے کام لے۔ قرآن کریم نے ...... مومن کی یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ غصہ کو پی جاتا ہے اور عفو سے کام لیتا ہے جیساکہ فرماتا ہے کہ

وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ
وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ

(آلِ عمران آیت ۱۳۵)

مومن غصّہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"بیان کرنے والے کو چاہیئے کہ کسی کے بُرا کہنے کو بُرا نہ منائے بلکہ اپنا کلام کئے جائے اور تھکے نہیں۔"

(بدر ۱۳ر فروری ۱۹۰۸ء)

پھر فرماتے ہیں کہ

"آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور تھکے نہیں۔" (ایضاً)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ واعظ کو اکتانا نہیں چاہیئے بلکہ "اُسے پُر امید ہونا چاہیئے"۔

(الفضل ۲۵ر جولائی ۱۹۶۲ء)

۹۔ پردہ پوشی۔

اگر وعظ و نصیحت کے وقت سامعین میں سے کسی کی کمزوری اور نقائص کو برملا بیان کیا جائے تو جہاں وہ شخص جس کے عیوب کو بیان کیا گیا ہے وعظ و نصیحت کی طرف متوجہ نہیں ہوگا اور اس کے دل میں متکلم اور ناصح سے متعلق نفرت پیدا ہو جائے گی وہاں عام سُننے والے بھی متکلم کے اس رویہ سے کراہت کریں گے اور نتیجۃً نصیحت کا اثر نہیں ہوگا لہذا وعظ و نصیحت کرتے وقت یہ کوشش کی جائے کہ سامعین میں سے کسی کے عیب کی طرف کوئی اشارہ نہ کیا جائے اور ایسا لہجہ اختیار کیا جائے کہ کسی شخص کو یہ احساس نہ ہو کہ یہ سب کچھ اس کی کسی حرکت عیب یا غلطی کو سامنے رکھ کر کہا جا رہا ہے نصیحت کا رنگ عام ہونا چاہیئے اگر آپ کسی میں کوئی عیب دیکھتے ہیں۔ اس میں کوئی خلاف شرع بات پاتے ہیں یا اس کی کسی دینی کمزوری کا آپ کو علم ہوتا ہے تو اس کو علیحدگی میں احسن طور پر اور خیر خواہی کے رنگ میں سمجھا دینا چاہیئے کسی کے عیب کو دیکھ کر اسے پبلک میں بیان کرتے پھرنا قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔

پھر الانسان مرکب من الخطأ والنسیان انسان خطا اور بھول کا پُتلا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کُلُّ بَنِی آدَمَ خَطَّاءٌ ہر انسان خطا کار ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "سہو و نسیان انسانی فطرت کا خاصہ" (کشتی نوح) اس لئے کسی شخص کی خطا اور کمزوری کو دیکھ کر فوری طور پر جوش میں نہیں آنا چاہئے آپ کسی کو اپنا بیمار بھائی جان کر ہمدردی اور خیر خواہی کے رنگ میں اسے نصیحت کریں گے تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ کی نصیحت کا اس پر کوئی اثر نہ ہو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"چاہیئے کہ جب کمزوری پائے اسے خفیہ نصیحت کرے ... کسی کا عیب دیکھ کر سرِ دست جوش نہ دکھلایا جائے ممکن ہے کہ وہ راست ہو جائے... قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں کہ عیب دیکھ کر اسے پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے کہ

تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ
وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَۃِ

وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب کو دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا کی جاوے۔"

(البدر ۸ر جولائی ۱۹۰۸ء)

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں:۔

"کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جائے۔"

(الحکم ۲۴ر اگست ۱۹۰۲ء)

۱۰۔ خدمت خلق:۔

کلام میں تاثیر پیدا کرنے کا ایک نسخہ خدمت خلق کا ہے۔ اگر خدمت خلق کا جذبہ اپنے اندر پیدا کرے اور دوسروں کے کام آئے تو کوئی وجہ نہیں کہ جب وہ کوئی بات کہے تو وہ اس کی بات نہ مانیں اگر کوئی شخص اپنے ہمسائیوں یا تعلق رکھنے والوں کی تکلیف میں کام آتا ہے وہ بیمار ہوتے ہیں تو ان کی تیمارداری کرتا ہے۔ گھر میں اگر کوئی کام کرنے والا فرد نہ ہو تو ان کا کام کاج کر دیتا ہے۔ مالی طاقت کمزور ہونے کی صورت میں حسب توفیق اپنی جیب سے خرچ کر کے مریض کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ دکھی لوگوں کے دلوں کا بوجھ ہلکا کرتا ہے غریب و بیکس کا خیال رکھتا ہے تو لازمی بات ہے کہ دوسروں کے دلوں میں اس کا ایک خاص مقام پیدا ہو جائے گا۔ لوگ اس سے پیار و محبت کرنے لگیں گے اس کا احترام انہیں ملحوظ رہے گا۔ اور پھر اس کی نصیحت پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے اس کے بالمقابل اگر کوئی شخص کسی کے کام نہیں آتا کسی کا بوجھ ہلکا کرنے میں اس کی مدد نہیں کرتا۔ اگر کوئی ہمسایہ بیمار ہو جائے تو اس کی تیمارداری نہیں کرتا غریب و بیکس کا سہارا نہیں بنتا اور سٹیج پر کھڑے ہو کر وہ لوگوں کو نصیحت کرتا ہے تو چاہے زبانی ٹھیک ہی کہہ رہا ہو اور اس کے حق میں ٹھوس دلائل بھی پیش کر رہا ہو لیکن مخاطب اس سے کوئی اثر نہیں لے گا۔ پس اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی بات میں تاثیر ہو۔ لوگ اس کی نصیحت پر عمل کریں تو وہ احسان کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں اپنے لئے مقام پیدا کرے کیونکہ احسان ایک ایسی چیز ہے جو دوسروں کو مسخر کر لیتی ہے۔ واللہ یحب المحسنین

۱۱۔ دعا

کلام میں تاثیر پیدا کرنے کا سب سے بڑا نسخہ دعا ہے۔ دعا وہ چیز ہے جو انسانی کمزوریوں کی اصلاح کرتی ہے اور ناممکن کو ممکن بنا دیتی ہے پھر دعا ایسی چیز ہے جس پر کچھ خرچ نہیں آتا نہ اس کے لئے جسمانی مشقت کی ضرورت ہے اور نہ اس پر روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے لیکن اس کا نفع بہت وسیع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے کی ہوئی دعا خدا تعالےٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے پس اگر آپ دیکھتے ہیں کہ مخاطب پر آپ کی نصیحت کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تو آپ خدا تعالےٰ کے سامنے جھکیں اور عرض کریں خدایا میں نے پوری کوشش کر لی ہے اب تو میری مدد فرما۔ اور اس شخص کو میری نصیحت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور اللہ جس کے ہاتھ میں ہر چیز ہے جو ہر چیز پر قادر ہے وہ آپ کی درد سے کی ہوئی دعا کو قبولیت کا شرف بخشے گا۔ اور مخاطب کے اندر ایسا انقلاب پیدا کرے گا کہ وہ آپ کی نصیحت پر عمل کرے گا۔

پس جس خدا کی آواز پر لبیک کہہ کر آپ وعظ و نصیحت کر رہے ہیں اسی خدا سے اس وعظ و نصیحت کی تاثیر بھی مانگیں اور اگر آپ پورے عجز و انکسار اور پورے خشوع و خضوع سے دعا کریں گے تو اللہ تعالےٰ آپ کی دعا کو قبول کرے گا اور آپ کی کلام اور آپ کی وعظ و نصیحت میں اثر پیدا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"چاہیئے کہ جسے کمزور پاوے اسے خفیہ نصیحت کرے۔ اگر نہ مانے تو اس کے لئے دعا کرے"۔

(البدر ۸ر جولائی ۱۹۰۸ء)

نیز فرماتے ہیں:

"مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب کو دیکھ کر اسے نصیحت کی جاوے اور اس کے لئے دعا بھی کی جاوے۔" (ایضاً)

پھر فرماتے ہیں:۔

"راستباز انسان کے کلمات جو اس کے مونہہ سے نکلتے ہیں اپنی پوری سرسبزی دکھلا نہیں سکتے۔ اور نہ نشو و نما کر سکتے ہیں جب تک وہ پاک چشمہ ان کی جڑوں کو استغفار کے نالے میں بہہ کر تر نہ کرے۔"

(نور القرآن ص ۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے ایک معلّم کا خرچ

اس وقت اللہ تعالےٰ کے فضل سے مغربی اور مشرقی پاکستان میں ۱۰۳ معلمین، قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کا کام کر رہے ہیں پھر ان میں سے بعض کے کام میں اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی ہے کہ کئی غیر مسلم اصحاب ان کے ذریعے احمدیت کے حلقہ بگوش ہوئے ہیں اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر لیا ہے۔

ایک معلّم کا اوسط خرچ -/۱۳۵ روپے ماہوار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے دوست بھی ہیں جنہوں نے ایک ایک معلم کا پورا خرچ برداشت کیا ہوا ہے تاہم معلّمین کی مانگ بہت زیادہ ہے اور کئی جماعتیں ایسی ہیں جہاں فی الواقع ایک معلّم کی ضرورت ہے مگر وہ اس کا خرچ برداشت کرنے سے قاصر ہیں۔

پس وہ اصحاب جن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کا درد دیا ہے اور وہ دل سے چاہتے ہیں کہ اسلام ترقی کرے۔ وہ آگے بڑھیں اور ایک معلّم کے خرچ کا جس قدر حصہ بھی وہ برداشت کر سکتے ہوں اس سے دفتر ہذا کو اطلاع فرما دیں۔

ناظم مال
وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

ابتلاء ترقی کا زینہ ہیں

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ

قرآن کریم اور تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی قوم اور جماعت اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ ابتلاؤں اور مشکلات سے دوچار نہ ہو۔ ہر مامور جس نے اپنی قوم کو دعوت حق دی اس کو ہر قسم کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور اس کے متبعین کو مصائب کی آندھیوں سے گزرنا پڑا۔ سب سے بڑھ کر ہمارے محبوب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ اب اس زمانہ میں باغ محمد کی آبیاری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قیام فرمایا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ فرمایا تو اس وقت سے لیکر آج تک جماعت کو مٹانے اور احمدیوں کو تکلیف و دکھ پہنچانے میں کوئی کسر نہ دشمن نے اٹھا رکھی لیکن اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق خود اس نے ہماری حفاظت فرمائی ہم چونکہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عظمت اور اسلام کے غلبہ کے قیام کے لئے جہاد کبیر میں مصروف ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ دنیا میں ہماری مخالفت ہو۔ ہمیں دکھ دیا جائے لیکن ہمیں ہمیشہ پورے صبر و تحمل کے ساتھ اور تکالیف کا مقابلہ کرنا چاہیئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔

"گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار"

صبر اور دعاؤں کے ساتھ اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ہی دل فتح کئے جا سکتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں"

پس جتنی مخالفت بڑھے اتنا ہی ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیئے اور اللہ اس بات پر قادر ہے کہ وہ مخالفین کو سمجھ عطا کر دے اور ہمیں اپنی حفاظت میں لے لے۔ ہماری کسی سے دشمنی نہیں ہمیں اپنے مخالفین کے لئے بھی دعا کرنی چاہیئے اور ابتلاؤں کو ترقی کا زینہ سمجھنا چاہیئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"جب تک اسلام غالب نہیں آتا ہمیں بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں گی اور اپنے نفسوں کو مارنا ہوگا جب تک ہم اپنے نفسوں کو مار کر موجودہ رسم و رواج کے خلاف اپنے آپ کو نہیں ابھار دیں گے۔ دریا کی دھار کے خلاف تیرنے کی کوشش نہیں کریں۔ ملامت کی تلوار کے نیچے۔ ہنسی اور ٹھٹھے کی تلوار کے نیچے مذہبی اور فلسفی لوگوں کے اعتراضات کی تلوار کے نیچے سر رکھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اس وقت تک اس عظیم الشان مقصد کے پورا کرنے کی ہمیں امید نہیں رکھنی چاہیئے قومیں ہمیشہ مصیبتوں اور ابتلاؤں کی تلواروں کے سایہ تلے بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں اور انہیں لوگوں کے اعتراضات برداشت کرنے پڑتے ہیں"

(فرمودہ ۲۵ اگست ۱۹۶۱ء الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء)

پس ہمیں ابتلاؤں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ سمجھنا چاہیئے اور درد دل سے یہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے پرچم تلے دنیا کو جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

پاکستان بحریہ میں مستقل کمیشن

گریجوایشن کورس میں داخلہ کے لئے بطور کیڈٹ انتظامیہ نیز سپلائی برانچز میں ۲۵-۲۶ جولائی کو ڈھاکہ۔ چٹاگانگ۔ راجشاہی۔ کھلنا۔ سلہٹ۔ رنگپور کراچی۔ حیدرآباد۔ لاہور۔ ملتان۔ راولپنڈی۔ پشاور اور کوئٹہ میں ہوگا

شرائط عمر ۱/۷۱ کو سویلین امیدواران کے لئے ۱۷½ تا ۲۰ سال۔ فوجی ملازم امیدواران کے لئے ۱۷ تا ۲۲ سال۔

تعلیمی قابلیت کم از کم انٹرمیڈیٹ سائنس اور ریاضی کے ساتھ یا سینیئر کیمبرج ریاضی۔ سائنس کے ساتھ۔ فوجی ملازمین امیدواران کے لئے مندرجہ بالا یا ESC-۳ یا اس کے برابر۔ فورس کا سرٹیفکیٹ۔ سویلین۔ غیر شادی شدہ فوجی ملازم کے لئے یہ شرط نہیں۔ درخواست کا مجوزہ فارم ذیل کے مقامات سے ملے گا۔ نیول ہیڈکوارٹرز بحری تعلیمی سروسز DTS کراچی۔ کموڈور کمانڈنگ مشرقی پاکستان۔ نیول بیس بیوٹورنگ۔ چٹاگانگ۔ کمانڈنگ آفیسر PNS ٹیٹومیر۔ ٹاؤن خالشپور۔ کھلنا۔

نیول افسر رابطہ DTE. P.A.D سے جی برانچ جنرل ہیڈکوارٹرز راولپنڈی فوجی اور بحریہ کے بھرتی کے دفاتر۔ سابقہ P.N.G Hall گارڈن روڈ کراچی۔ ماما شاہ طفیل۔ لاہور چھاؤنی۔ صاحبزادہ گل روڈ پشاور چھاؤنی۔ ۱۰ اسول لائنز حیدرآباد چھاؤنی۔ پریس روڈ ملتان چھاؤنی [illegible] بیرکس ڈھاکہ چھاؤنی۔ ہیوی روڈ نزد ریڈیو پاکستان کوئٹہ۔ درخواست کے لئے آخری تاریخ ۲۱/۶/۷۱

(ناظر تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر ماڈل ہائی سکول میں داخلہ

فضل عمر ماڈل سکول تقریباً ۴ سال سے حضرت سیدہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی سرپرستی میں کام کر رہا ہے۔ حضرت سیدہ صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی زیر ہدایت بچوں کی اعلیٰ تربیت کا اس میں انتظام ہے۔ نرسری سے پانچویں تک لڑکے بھی اس سکول میں داخل ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سکول کے نتائج بھی شاندار نکلتے ہیں۔ جو بہنیں اپنے بچوں کو دینی ماحول میں تعلیم دلانے کی خواہشمند ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو ضرور اس سکول میں داخل کروائیں۔

سکول اب منظور شدہ ہے۔ سکول ہذا موسم بہار کے بعد ۱۲/۴/۷۱ کو صبح ساڑھے سات بجے کھلے گا۔

نرسری۔ مڈل اور ہائی کلاسز کے داخلے سکول کھلتے ہی شروع ہو جائیں گے۔

(ہیڈ مسٹرس)

درخواست دعا

مکرم حکیم عبدالواحد صاحب زبدۃ الحکماء یکم نومبر ۱۹۷۰ء سے عارضہ قلب سے بیمار چلے آتے ہیں۔ بیماری لمبی ہو گئی ہے۔ اور ۸ اپریل کو پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں لے جایا گیا ہے۔ تاکہ سینیئر ڈاکٹروں کا علاج اور مشورہ کیا جاوے احباب کرام حکیم صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد عرفان [illegible])

خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی

مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ سال ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ

الف۔ خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب اور نامزدگی کے لئے قرآن کریم ناظرہ کو معیار قرار دیا جائے۔

ب۔ شہری مجالس میں اس معیار کا اطلاق فوراً ہو۔

ج۔ دیہاتی مجالس میں اس معیار کا اطلاق تین سال بعد ہو

د۔ تین سال بعد شہری مجالس کے عہدیداران کے تقرر کے لئے کم از کم معیار ترجمہ قرآن کریم کا جاننا ہو۔

دیہاتی مجالس پر اس معیار کا اطلاق ۱۳۵۲-۵۳ ہش / ۱۹۷۳-۷۴ء سے ہوگا۔ نیز اس سال سے شہری مجالس کے عہدیداران کے لئے ترجمہ قرآن کریم جاننا ضروری ہوگا

چونکہ قائدین مجالس کے انتخاب برائے سال ۱۳۵۲-۵۳ ہش / ۱۹۷۳-۷۴ء اسی سال ہونے ہیں۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس ابھی سے ان قواعد کے مطابق تیاری شروع کر دیں۔ تا انتخاب کے وقت سہولت ہو۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انسٹی ٹیوٹ آف کامرس ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک کمرشل انسٹی ٹیوٹ گزشتہ سال سے قائم ہے جس میں شارٹ ہینڈ اور ٹائپ رائٹنگ سکھانے کا انتظام ہے۔ آجکل کی دنیا میں یہ دونوں ہنر بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں نوجوانوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

طالب علموں اور دفاتر میں کام کرنے والوں کے لئے نائٹ کلاسز کا انتظام بھی موجود ہے۔ داخل ہو کر اپنا اور قوم کا مستقبل سنوارئیے۔

فیس داخلہ ایک روپیہ — فیس شارٹ ہینڈ ۵ روپے

فیس ٹائپ رائٹنگ ۵ روپے

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

ہر قائد مجلس کا یہ فرض ہے کہ اپنی مجلس کی کارگزاری کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں ارسال کرے بعض قائدین رپورٹ اس لئے نہیں بھجواتے کہ یا تو کام ہوا نہیں یا تھوڑا ہوا ہے۔ جس قدر بھی کام ہو۔ اس کی رپورٹ مرکز میں ضرور بھجوائیں تا مرکز مجلس کی صحیح راہنمائی کر سکے یہ رپورٹ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک آنی چاہیئے۔ جن قائدین نے ابھی تک گزشتہ مہینوں کی رپورٹس نہیں بھجوائیں۔ وہ فوری توجہ فرما کر ساری رپورٹیں مرکز میں ارسال کریں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

چھوٹے بھائی عزیزم سید تنبیر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ ازراہ شفقت عزیزم کے لئے دعا فرماویں کہ رب العزت اپنے فضلوں سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(سید منیر احمد اشرف ربوہ)

مکرم جناب مولانا محمد اشرف صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ تحریر فرماتے ہیں: "بھیرہ میں ایک شخص ابھارہ کا شکار ہو کر قریب المرگ معلوم ہوتی تھی آپ کے ایجاد کردہ اکسیر ابھارہ کے استعمال سے معجزانہ طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کامل شفا بخشی" قیمت فی پیکٹ [illegible] درجہ [illegible]
ڈاکٹر رحیم ہومیوپیتھ [illegible] — ربوہ

(ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے)

ربوہ کی ناصرات اور اطفال کا قابل تقلید نمونہ

وقف جدید کے لئے یہ امر نہایت ہی خوشی کا موجب ہوا ہے کہ گزشتہ سال ربوہ کی ناصرات نے ۵۰۰۰/- روپے اور اطفال نے ۳۰۰۰/- روپے چندہ وقف جدید ادا کیا ہے۔ اور یہ رقم "دفتر اطفال وقف جدید" کی گزشتہ سال کی کل وصولی کا ۱/۳ حصہ ہے۔ اگرچہ یہ خوش کن صورت حال محترمہ سیدہ امۃ الباسط بیگم صاحبہ سیکرٹری ناصرات ربوہ اور مکرم ملک محمد اعظم صاحب ناظم اطفال ربوہ کی مخلصانہ کوششوں کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے تاہم ربوہ کی درسگاہوں کے اساتذہ اور اسی طرح ربوہ کی ناصرات اور اطفال اور ان کے والدین اور سرپرستان بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے دینی اور دنیوی نعمتوں اور برکتوں سے نوازے اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق بخشے آمین

امید ہے کہ امسال نہ صرف مذکورہ عہدیداران اور ناصرات اور اطفال ربوہ ہی گزشتہ سال سے بڑھ چڑھ کر "چندہ اطفال وقف جدید" کی وصولی کے لئے کوشش فرمائیں گے بلکہ ان کی تقلید میں بیرون ربوہ کے اطفال اور ناصرات اور ان کے متعلقہ عہدیداران اور والدین اور سرپرستان بھی ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے چندہ مذکورہ کی وصولی میں معتدبہ اضافہ فرمائیں گے تاکہ جلد ہی ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقرر فرمودہ TORGET یعنی ۵۰،۰۰۰/- پچاس ہزار روپے تک پہنچ کر حضور کی دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے والے بنیں آمین

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بارہ میں مخلصانہ جدوجہد کی توفیق بخشے۔ آمین۔

بیرون ربوہ کے اطفال اور ناصرات فوری طور پر اپنے وعدہ جات بھی بھجوائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی لائل پور میں داخلہ

زرعی یونیورسٹی ہذا کے مختلف شعبوں میں فنی ماہرین کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل کورس مختتمہ ۳۰ جون ۷۳ء مذکورہ تواریخ میں منعقد ہوں گے۔ خواہشمند حضرات سادہ کاغذ پر عرضی بھیج دیں یا خود مقررہ تاریخ پر شعبہ مختصر تعلیمات (شارٹ کورسز) ادارہ تعلیم و توسیع زراعت جیل روڈ اسلام نگر تشریف لاویں

نمبر شمار	کورس	آغاز	مدت	تعلیم	فیس	کیفیت
۱	اون کی فروخت	۱۵-۴-۷۳	دو ہفتے	پڑھ لکھ سکے	۲ روپے	
۲	اون کی درجہ بندی	۱۵-۵-۷۳	”	” ” ”	” ”	
۳	فن ڈیری	۳-۵-۷۳	”	” ” ”	” ”	
۴	جانوروں کی افزائش نسل	۱-۶-۷۳	ایک ماہ میعاد ڈیڑھ ماہ تک بڑھائی جا سکتی ہے	فن بیطاری کا اور علم پرورش حیوانات کے متعلقین	۳ روپے	

صرف عورتوں کے لئے

نمبر شمار	کورس	آغاز	مدت	تعلیم	فیس	کیفیت
۵	مرغیوں کی پرورش	۱۵-۶-۷۳	دو ہفتے	پڑھ لکھ سکے	۲ روپے	

از طرف ڈائریکٹر ادارہ تعلیم و توسیع زراعت

مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی لائل پور (دکیل الزراعت)

۲۔ ملک غلام رسول صاحب آف ججوکہ بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (محمد شفیع قریشی صدر جماعت احمدیہ میانوالی)

۳۔ میرے نانا غلام علی صاحب لمبے سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔ (مشہود احمد سدہ رباز ڈیرہ غازیخان)

52

وصایا

ضروری نوٹ:

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بابت کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۰۳۸۸

میں آمنہ بی بی بنت چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۷ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۹/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک جوڑی طلائی مرکیاں مالیتی ۱۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر ۳۲ روپے تھا جو خاوند کو معاف کر دیا تھا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: آمنہ بی بی۔ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد: محمد رشید ابن چوہدری عبدالرزاق صاحب مرحوم۔ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد: چوہدری محمد صدیق (صدر عمومی) دارالرحمت شرقی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۸۹

میں ناصر احمد ملی ولد غلام حیدر صاحب ملی۔ قوم ملی پیشہ تعلیم عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۴۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ناصر احمد ملی۔ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

گواہ شد: محمد احمد جلیل سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد: مبارک احمد قمر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۹۰

میں ڈاکٹر طاہر احمد ولد چوہدری محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گوکھووال ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: ڈاکٹر طاہر احمد گوکھووال ۱۲۱/ج ب ضلع لائل پور۔

گواہ شد: ظفر احمد حسن گوکھووال ۱۲۱/ج ب ضلع لائل پور

گواہ شد: محمد یعقوب صدر جماعت احمدیہ ۱۲۱/ج۔ب۔ ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۳۹۱

میں امۃ الحلیم زوجہ ڈاکٹر طاہر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوکھووال ۱۲۱ ج ب گوکھووال ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی ۹ تولے مالیتی ۱۵۳۰ روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ الحلیم گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور۔

گواہ شد: ظفر احمد حسن گوکھووال ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور

گواہ شد: ڈاکٹر طاہر احمد گوکھووال ۱۲۱ ج ب ضلع لائل پور

مسل نمبر ۲۰۳۹۲

میں عبداللطیف ولد مہرالدین صاحب قوم منہاس پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت ۲۳ مارچ ۱۹۶۱ء ساکن کوٹلی ضلع میرپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے

العبد: عبداللطیف کوٹلی میرپور آزاد کشمیر

گواہ شد: ناصر احمد مسعود کوٹلی

گواہ شد: علم الدین نائب امیر کوٹلی۔

مسل نمبر ۲۰۳۹۳

میں محمد ار چوہدری علم الدین ولد چوہدری امام الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ۶۸۱ گ ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زرعی اراضی پونے دو کیلے مالیتی ۷۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: محمد علم الدین گ ب ۶۸۱ ضلع لائل پور

گواہ شد: عطاء اللہ صدر جماعت احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ

گواہ شد: محمد الدین ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔

مسل نمبر ۲۰۳۹۴

میں رشیم بی بی زوجہ چوہدری نصر اللہ صاحب قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹/R.B. نوال کوٹ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) زیور طلائی وزنی ۶ تولے مالیتی ۹۰۰ روپے

(۲) حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپے

۱۴۰۰ روپے

(۳) زرعی اراضی ۲ ۱/۲ ایکڑ میزان مالیتی ۱۰،۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رشیم بی بی نوال کوٹ چک ۹/R.B. ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: امیر احمد نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

گواہ شد: مبارک احمد کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

ضرورت مالی منشی و بیلداران

مستعد۔ محنتی۔ دیانتدار اور صحت مند مالی جو پھلدار پودوں پیوند اور نرسری کا عملی تجربہ رکھتا ہو منشی جو زمیندارہ لین دین اور کام کر سکتا ہو۔ بیلدار جو زمیندارہ کرنا جانتے ہوں

مصدقہ دوست جو ربوہ سے نصف میل پر مفت رہائش رکھنا چاہتے ہوں۔ تنخواہ حسب لیاقت فوری ملیں۔

(فرزند علی چوہدری۔ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل ربوہ سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھریلو مصروفیات بڑھ جانے کی وجہ سے نمازوں میں سستی ہرگز نہیں کرنی چاہیے

میاں بیوی نمازوں میں ایک دوسرے کی نگرانی کریں اور عبادت میں ایک دوسرے کیلئے ترقی کا موجب بنیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیات ۲۳۸ و ۲۳۹ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"شادی بیاہ کے سلسلہ میں اب اللہ تعالیٰ نمازوں کا ذکر فرماتا ہے کیونکہ بالعموم شادی کی وجہ سے لوگ نمازوں میں بہت کچھ سست ہو جاتے ہیں وہ اوّل تو رات کو زیادہ دیر بیدار رہتے ہیں جس کی وجہ سے تہجد اور فجر کی باجماعت نمازیں ان سے غفلت ہو جاتی ہے اور پھر دن کو بھی گھریلو مصروفیات انہیں نمازوں کی طرف توجہ کرنے نہیں دیتیں۔ پس چونکہ شادی کے سلسلہ میں عبادت میں بہت کچھ نقص واقع ہو جاتا ہے کیونکہ انسان کے مشاغل بڑھ جاتے ہیں۔ کیا بلحاظ آپس کے تعلقات کے اور کیا بلحاظ بچوں کی دیکھ بھال کے اور کیا بلحاظ سامان خورد و نوش وغیرہ مہیا کرنے کے اسی طرح طہارت کے نقائص بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا کہ تمہاری گھریلو مصروفیات بے شک بڑھ جائیں گی۔ تمہیں روزی کمانے کے لئے پہلے سے زیادہ تگ و دو کرنی پڑے گی اور تمہاری توجہ میں یکسوئی نہیں رہے گی مگر دیکھنا تم نمازوں میں سستی نہ کرنا خصوصاً نماز وسطیٰ کا ہمیشہ خیال رکھنا۔

یہ نماز وسطیٰ کونسی ہے۔ اس کے متعلق لوگوں میں بہت کچھ اختلاف پایا جاتا ہے (۱) بعض نے اسے تہجد کی نماز قرار دیا ہے اور میرا خیال بھی نماز تہجد کی طرف ہی جاتا ہے جو شام اور صبح کے درمیان آتی ہے (۲) بعض کہتے ہیں کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے وہ نماز مراد ہے جو کام کے درمیان آجائے۔

اس کے علاوہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کو بھی صلوٰۃ وسطیٰ قرار دیا ہے چنانچہ ترمذی اور بخاری میں سمرہؓ سے روایت آتی ہے کہ جنگ احزاب میں جب کفار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عصر کی نماز سے روکا تو آپ نے فرمایا خدا ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے۔ انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے روک دیا ہے۔ (بخاری کتاب تفسیر القرآن) مگر میرے نزدیک ان حدیثوں سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ سے وہی نماز مراد ہے جو کام کے درمیان آجائے۔ کیونکہ جنگ احزاب میں بھی عصر کی نماز دوران جنگ میں آگئی تھی اور ممکن ہے اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے صلوٰۃ وسطیٰ قرار دیا ہو۔

وسطیٰ کے معنے افضل و اعلیٰ کے بھی ہوتے ہیں اس لئے جس نماز کو انسان زیادہ مشاغل ترک کرکے پڑھے وہی نماز اس کے لئے صلوٰۃ وسطیٰ ہوگی اور اس کے لئے زیادہ برکات اور انوار کی حامل ہوگی۔ اس مفہوم کو مد نظر رکھتے ہوئے اوپر کے معنوں کی تائید ہوتی ہے۔

میرے نزدیک حافظوا میں ایک اور امر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔ حافظوا باب مفاعلہ سے ہے جس میں اشتراک پایا جاتا ہے پس اس میں خدا تعالیٰ نے مرد و عورت دونوں کو یہ نصیحت کی ہے کہ اب نکاح کے بعد تم آپس میں میاں بیوی بن گئے ہو۔ تم دونوں مل کر نمازوں کے متعلق ایک دوسرے کی نگرانی کرو خصوصاً نماز وسطیٰ یعنی تہجد کے متعلق۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ اگر تہجد کی نماز کے لئے خاوند کی آنکھ کھلے تو وہ بیوی کو جگا دے اور اگر وہ نہ اٹھے تو پانی کا ایک ہلکا سا چھینٹا اس کے منہ پر مارے اور اگر بیوی کی آنکھ کھلے تو وہ میاں کو جگا دے اور اگر وہ نہ اٹھے تو وہ بھی پانی کا ایک ہلکا سا چھینٹا اس کے منہ پر مارے جب تہجد کی نماز کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قدر تاکید فرمائی ہے تو دوسری نمازوں کی نگہداشت کا حکم خود بخود واضح ہو گیا پس گو محافظت کے معنے عام طور پر نگرانی کے ہوتے ہیں مگر دراصل اس میں وہ خاصہ ملحوظ ہے جو باب مفاعلہ کا ہے اور جس کی رو سے اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی نگرانی کریں اور عبادت میں ایک دوسرے کیلئے ترقی کا موجب بنیں"

مومن کی ایک خصوصیت ــــ وہ بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے

رزق خدا کی دین ہے۔ اس لئے ایک مومن خدا تعالیٰ پر توکل کرکے بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ اس کا دل اس یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ:

"اصل رازق خدا ہے وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے رزق برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء)

حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا ازراہ کرم فوری طور پر ادا فرما دیجیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ضروریات کا خود کفیل ہو جائے گا۔

(ناظر بیت المال آمد)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

وقف جدید کے وعدہ جات کی تیسری فہرست

دعا کے لئے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر دی گئی

تمام ان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اطلاعاً عرض ہے جنہوں نے وقف جدید میں شمولیت کے لئے اپنے وعدہ جات لکھوائے تھے۔ کہ ان کے اسماء گرامی مع جماعتوں کی فہرست کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اصحاب پر اپنے فضل و رحم کے دروازے کھول دے۔ اور ان کی مشکلات کو دور کرے۔ اسی طرح وہ اصحاب جنہوں نے یہ وعدہ جات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور اب ان کی وصولی کے لئے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی اپنا فضل فرمائے۔ آمین۔

وعدہ جات کا ہنوز انتظار ہے تمام دوست جنہوں نے ابھی تک وقف جدید میں حصہ نہیں لیا۔ فوری طور پر اپنے وعدہ جات سے مقامی سیکرٹری صاحبان وقف جدید یا دفتر ھذا کو اطلاع فرما دیں۔ تاکہ دعا کے لئے ان کے نام نوٹ کئے جا دیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

مکرم نائب صوبیدار سید شرافت احمد صاحب کارکن دفتر ارشاد وقف جدید کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے بوجہ بخار نزلہ زکام اور کھانسی وغیرہ زیادہ بیمار ہیں۔ بازو اور کمر میں درد بھی رہتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین۔ (خدا بخش عبد زیدہ ی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴